روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعہ یکم جون 2012ء 10 رجب 1433 ہجری یکم احسان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 127

پانی سے طہارت

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو میں اور کوئی اور بچہ پانی کا برتن لے کر آپ کے ساتھ جاتے تھے جس سے آپ استنجا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الوضوء باب الاستنجاء بالماء حدیث نمبر 146)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت اماں جان روایت کرتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عام طور پر ہروقت باوضو رہتے تھے۔

(سیرت المہدی جلداول ص2)

حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود ہروقت باوضو رہتے۔ رفع حاجت سے فارغ ہوکر آتے تھے تو وضو کر لیتے تھے سوائے اس کے کہ بیماری یا کسی اور وجہ سے رک جاویں۔ (الفضل 27 جون 1998ء ص3)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی گواہی دیتے ہیں کہ:

مختلف سفروں کے دوران خود میں نے بھی اس امر کا مشاہدہ کیا کہ آپ جب کبھی پیشاب یا رفع حاجت کر کے آتے تو وضو کر لیتے تھے۔ (سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ70)

حضور سردیوں میں عام طور پر گرم پانی سے وضو کرتے تھے۔ (سیرت مسیح موعود ص 345)

آپ نماز کے لئے وضو ہمیشہ گھر میں کر کے جایا کرتے تھے۔ (الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضرت میاں عبداللہ سنوری صاحب بیان کرتے ہیں کہ اوائل میں حضرت مسیح موعود خود ہی ندا دیا کرتے تھے اور خود ہی نماز میں امام ہوا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد اول ص162)

پھر فرماتے ہیں:-

دوسری شادی سے قبل حضور دن کو بیت مبارک کے حجرہ میں اور رات کو بیت مبارک کی چھت پر مقام فرمایا کرتے تھے اور یہ عاجز بھی اسی جگہ روز وشب رہا کرتا تھا ان ہی ایام میں حضرت اقدس مسیح موعود نداء بھی خود ہی دیا کرتے تھے اور جماعت بھی آپ ہی کرایا کرتے تھے صرف دو تین مقتدی ہوا کرتے تھے۔ ایک یہ عاجز اور ایک حافظ حامد علی صاحب اور ایک آدھ کوئی اور۔

(سیرت مسیح موعود ص31)

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بیان کرتے ہیں:

بیت مبارک باوجود اپنی پہلی تنگی کے ہم پر فراخ رہا کرتی تھی۔ جس میں بارہا حضرت مسیح موعود تن تنہا نماز کے لئے تشریف لے آیا کرتے تھے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ باوجود انتظار کے جب اور کوئی نہ پہنچا تو حضور نے کسی کو بلوا کر (نداء) کہلوائی۔ بلکہ ایک مرتبہ مجھے یاد ہے کہ حضور نے خود بھی (نداء) دی حضور کی آواز گو ہلکی تھی مگر نہایت دلکش اور سریلی آواز تھی جس میں لحن داؤدی کی جھلک اور گویا نفخ صور کا سماں بندھ رہا تھا۔ (رفقاء احمد جلد ص9 ص193)

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی بیان فرماتے ہیں:

جب حضرت اقدس مسیح موعود نماز پڑھتے خواہ بیت الذکر میں یا مکان میں یا جنگل میں ....ضرور کہلواتے۔ حالانکہ لودھیانہ میں جس مکان میں حضرت کا قیام تھا اس کے قریب ہی مسجد تھی اور اس مسجد میں برابر اذان ہوتی تھی لیکن پھر بھی آپ ...... نماز کے وقت اذان دلوا لیتے ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور مسجد میں اذان ہوتی ہے اور اس کی برابر آواز یہاں اس مکان پر پہنچتی ہے وہی اذان کافی ہے حضرت اقدس نے فرمایا نہیں (نداء) ضرور دو۔ جہاں نماز ہو وہاں (نداء) ضروری ہے۔

(تذکرۃ المہدی ص70)

تمباکو نوشی فضول خرچی میں داخل ہے

سوال: تمباکو پینا کیسا ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے جواب میں فرمایا:

’’(تمباکو پینا) فضول خرچی میں داخل ہے کم از کم آٹھ آنے ماہوار کا تمباکو جو شخص پیئے۔ سال میں چھ روپے اور سولہ سترہ سال میں یک صد روپے ضائع کرتا ہے۔ ابتداء تمباکو نوشی کی عموماً بُری مجلس سے ہوتی ہے‘‘

(بدر 16 مئی 1912ء صفحہ 3)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔ مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:-

’’اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔‘‘ (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہوسکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

مشعل راہ

قرآن کریم نہایت پیاری اور بڑی دولت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 9/اپریل 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

سوتم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے ”اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ“ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔.......... میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔.......... پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19۔ صفحہ 26-27)

پھر آپ فرماتے ہیں:

”یہ میری نصیحت ہے جس کو میں ساری نصائح قرآن کا مغز سمجھتا ہوں۔ قرآن کریم کے 30 سپارے ہیں اور سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں۔ لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کون سی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پورا عملدر آمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 149۔ جدید ایڈیشن)

پس یہ خوبصورت (۔) (.......... بیت الوحید) جو آپ نے بنائی ہے اور جس میں آج جمعہ پڑھ رہے ہیں۔ یہ بھی آپ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے بنائی ہے اب اس (۔) کو بھی بھرنا آپ کا کام ہے اور اپنے گھروں کو بھی دعاؤں سے لبریز رکھنا آپ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا عبادت گزار بندہ بنائے۔ ایسا بندہ جس سے اس کا دوستی کا معاملہ ہو۔ یاد رکھیں دوستوں کی خاطر قربانیاں بھی دینی پڑتی ہیں یہ نہ ہو کہ جب خدا ہم سے قربانی مانگے تو ہم پیچھے ہٹنے والے ہو جائیں۔ نہیں بلکہ کامل وفا کے ساتھ اپنے پیارے خدا کے ساتھ چمٹے رہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی اس کامل اور مکمل کتاب کو ہمیشہ اپنا رہنما بنائے رکھیں۔ اس پر عمل کرنے والے بھی ہوں اور اس کا پرچار کرنے والے بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور آئندہ بھی باہم ملنے کے مواقع پیدا فرماتا رہے۔

(روزنامہ الفضل 6 جولائی 2004ء)

مکرم ندیم احمد سعید صاحب

ہیومینیٹی فرسٹ یوگنڈا کے Main Campus کی تعمیر

پراجیکٹ کا مقصد کمیونٹی کو بنیادی سہولیات کی فراہمی اور اس کی ترقی ہے

21/اپریل 2011ء کا دن ہیومینیٹی فرسٹ یوگنڈا کے لئے ایک اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ اس دن ہیومینیٹی فرسٹ یوگنڈا کے Main Campus کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ یہ تین سالہ منصوبہ Budaka ڈسٹرکٹ میں شروع کیا گیا یہ جگہ Mbale شہر سے 27 کلومیٹر دور امبالے۔ کمپالا ہائی وے پر واقع ہے۔ یوگنڈا کی گورنمنٹ نے یہ زمین جو کہ آٹھ ایکڑ پر مشتمل ہے۔ ہیومینیٹی فرسٹ یوگنڈا کو ترقیاتی کاموں کے لئے فری آف چارج دی ہے۔ اسی جگہ کو ہیومینیٹی فرسٹ کے نیشنل ہیڈ کوارٹر کے طور پر بھی چنا گیا ہے۔

اس تین سالہ منصوبہ میں ہیومینیٹی فرسٹ کا مین آفس، انفارمیشن ٹیکنالوجی سنٹر، طلباء طالبات کے لئے ہاسٹل، سلائی سنٹر، پبلک لائبریری، پبلک سائنس لیبارٹری، ایگریکلچر فارم ہاؤس، ڈسپنسری، گیسٹ ہاؤس، بچوں کے لئے پارک، فٹ بال گراؤنڈ، والی بال اور نیٹ بال گراؤنڈ شامل ہیں۔ اس پراجیکٹ کا مقصد کمیونٹی کو بنیادی سہولیات کی فراہمی اور اس کی Development ہے۔

21/اپریل 2011ء کو سنگ بنیاد کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس کے مہمان خصوصی امیر و مشنری انچارج یوگنڈا تھے۔ اس تقریب میں لوکل گورنمنٹ کے بہت سارے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ خاص طور پر Resident District Commissonar، ڈسٹرکٹ چیئر پرسن، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر، ڈسٹرکٹ پولیس کمانڈر اور علاقے کے دوسرے معززین شامل ہیں۔ اس کے علاوہ طلباء و طالبات اور ان کے والدین بھی بڑی تعداد میں شامل ہیں۔ یاد رہے کہ ہیومینیٹی فرسٹ پہلے سے ہی اس ٹاؤن میں انفارمیشن ٹیکنالوجی سنٹر اور سلائی سنٹر چلا رہی ہے جو کہ کرائے کی جگہ پر ہیں۔ ان میں سو سے زائد طلباء زیر تعلیم ہیں اور سات سو سے زائد طلباء کمپیوٹر کے کورسز مکمل کر چکے ہیں۔

تقریب کا آغاز دعا سے ہوا۔ پھر لوکل لیڈرز نے مختصر خطابات کئے اور ہیومینیٹی فرسٹ کے اس اقدام کو علاقے کے لئے بہت بڑی مدد اور ترقی قرار دیا اور اپنے لوگوں کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ یوگنڈا نے اپنے خطاب میں ہیومینیٹی فرسٹ کے ان پراجیکٹس کا ذکر کیا جو پورے یوگنڈا میں جاری ہیں۔

مہمان خصوصی مکرم امیر صاحب یوگنڈا نے اپنے خطاب میں ہیومینیٹی فرسٹ کے یوگنڈا کی تعمیر و ترقی میں علمی کردار پر روشنی ڈالی اور ان خدمات کو مستقبل میں اور زیادہ پھیلانے پر زور دیا۔

اس کے بعد I.T بلاک کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جن میں مہمان خصوصی کے علاوہ علاقے کے معززین نے بھی حصہ لیا۔ تقریب کے اختتام پر سلائی سنٹر کی ان طالبات کو جنہوں نے اپنا کورس مکمل کر لیا تھا۔ ہیومینیٹی فرسٹ کی طرف سے نئی سلائی مشین بھی دی گئیں تا کہ وہ واپس اپنے گھروں میں جا کر اپنے اس ہنر کو عملی جامہ پہنا سکیں اور اپنے خاندان کی معاشی مدد کر سکیں۔

اس تقریب میں لوکل اخبار، T.V اور ریڈیوز کے نمائندوں نے بھی شرکت کی اور اس پروگرام کو کوریج دی۔

نفع مند سودا

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسولؐ اللہ! فلاں شخص کا ایک کھجور کا درخت ہے اور میں اپنی دیوار کی ٹیک اس سے لگانا چاہتا ہوں۔ آپ اس سے کہہ دیں کہ وہ مجھے کھجور کا وہ درخت دے دے تا میں اپنی دیوار کو ٹیک لگا سکوں۔ آپؐ نے اس آدمی سے کہا کہ جنت کے کھجور کے درخت کے عوض اسے دے دو۔ اس نے انکار کر دیا۔ جب حضرت ابو دحداحؓ تک یہ بات پہنچی تو آپ اس شخص کے پاس گئے اور کہا تم اپنا یہ کھجور کا درخت میرے کھجور کے باغ کے عوض مجھے دے دو۔ چنانچہ اس آدمی نے یہ سودا منظور کر لیا۔ پھر آپ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے اس آدمی سے وہ کھجور کا درخت اپنے باغ کے عوض خرید لیا ہے۔ آپؐ اس درخت کو اسی ضرورتمند کو عنایت فرمائیے۔ یہ سن کر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ابو دحداح کے لئے کھجور کے کتنے بڑے اور بھاری خوشے ہیں۔ رسول اکرمؐ نے اس بات کو کئی دفعہ دہرایا۔ حضرت ابو دحداحؓ یہ بات سن کر اپنی بیوی کے پاس پہنچے اور کہا۔ اس باغ سے نکلو کہ میں نے یہ باغ جنت کے کھجور کے عوض بیچ دیا ہے۔ بیوی نے بھی کہا بڑا نفع مند سودا ہے۔

(حیاۃ صحابہ جلد 4 ص 182)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت 14 جولائی 1903ء

اور حضرت مسیح موعود کے خلاف امیر حبیب اللہ کی 1904ء میں ناکام سازش

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت کے واقعات، جماعتی لٹریچر میں بہت مرتبہ بیان ہوئے ہیں۔اس مضمون کا مقصد اس واقعہ کی تفاصیل بیان کرنا نہیں ہے بلکہ اس کے بعد بنائی جانے والی ایک سازش کا ذکر کرنا ہے۔ابھی اس پہلو سے بہت نامکمل حقائق سامنے آئے ہیں۔اس لئے یہ کوئی حتمی تحقیق نہیں ہے۔کیا یہ رونما ہونے والے واقعات سب ایک ہی سازش کا حصہ تھے یا یہ محض اتفاق تھا کہ اوپر تلے اس قسم کے واقعات ہوتے گئے، اس کے متعلق ابھی حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔آئندہ ہونے والی تحقیق کن رازوں سے پردہ اُٹھائے گی، اس سوال کا جواب وقت کے ساتھ ہی ملے گا۔

20 جون 1901ء کو افغانستان میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے شاگرد حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو شہید کر دیا گیا تھا۔ جب افغانستان اور ہندوستان کے درمیان حد بندی یعنی ڈیورنڈ لائن کے تعین کے لئے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب افغانستان کی سرحد پر تشریف لائے تو اس موقع پر ٹل کے مقام پر کسی شخص نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو حضرت مسیح موعود کی کچھ کتب دیں۔آپ اپنے ساتھ یہ کتب لے کر اپنے گاؤں سید گاہ (خوست) تشریف لائے۔ آپ نے اپنے شاگردوں میں اس بات پر بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ ہمیں اسی کا انتظار تھا۔اس مجلس میں حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب بھی تھے۔انہوں نے کہا کہ میں قادیان جاؤں گا اور پتہ لاؤں گا۔حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے آپ کو قادیان بھجوایا اور تاکید کی کہ پوری تفتیش کرو اور پتہ لے کر آؤ۔آپ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں قادیان حاضر ہوئے اور بیعت کی۔ حضرت مسیح موعود نے 1897ء میں انجام آتھم شائع کی اور اس میں اپنے 313 رفقاء کے نام بھی درج کئے۔ان میں نمبر 111 پر حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کا نام بھی درج ہے۔آپ کل دو یا تین مرتبہ قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود کی بابرکت صحبت میں رہے۔

آپ افغانستان کے امیر عبدالرحمٰن کی حکومت میں ملازم تھے اور ان سے تنخواہ پاتے تھے۔آخر ان کی شکایت امیر عبدالرحمٰن کے پاس کی گئی۔امیر نے پہلے آپ کی گرفتاری کا حکم گورنر خوست کو دیا تو آپ چھپ گئے۔پھر آپ کے اموال کی ضبطی اور آپ کے اہل و عیال کو کابل بھجوانے کا حکم دیا گیا۔ جب اس پر عمل کیا گیا تو آپ خود کابل چلے گئے اور امیر کے پاس پیش کئے گئے۔امیر عبدالرحمٰن نے ان سے پوچھا کہ تم غیر علاقہ میں کیوں گئے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ سرکار کی خدمت کے لئے قادیان گیا تھا اور جس شخص نے مسیحیت کا دعویٰ کیا ہے اس کی کتابیں اپنے ساتھ لایا ہوں۔ امیر نے ان سے کتابیں لے لیں اور ان کو جیل بھجوا دیا۔کہا جاتا ہے کہ آپ کو ڈیڑھ دو ماہ قید میں رکھا گیا اور پھر منہ پر تکیہ رکھ کر ان کا سانس بند کر کے ان کو مارا گیا۔ان کی شہادت کی تاریخ 20 جون 1901ء بیان کی جاتی ہے۔

اس کے بعد یہ خبریں ملیں کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے بارے میں بھی مخالفانہ رپورٹیں امیر عبدالرحمٰن کے پاس کی گئی ہیں۔ چنانچہ آپ کچھ لوگوں کے مشورے پر کابل امیر عبدالرحمٰن کے دربار میں چلے گئے۔امیر آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور آپ سے کہا کہ آپ کے متعلق کچھ رپورٹیں آئی تھیں لیکن میں نے انہیں نظر انداز کر دیا اور میں آپ کے آنے سے بہت خوش ہوا ہوں۔کچھ لوگوں کے مشورے کے مطابق کہ اس وقت آپ کا کابل میں رہنا ہی مناسب ہو گا آپ امیر سے اجازت لے کر کابل میں رہنے لگے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس وقت تک امیر عبدالرحمٰن کی بیماری بہت بڑھ چکی تھی۔ (تفصیلات کے لئے ملاحظہ کیجئے تاریخ احمدیت جلد دوئم اور شیخ عجم اور آپ کے شاگرد مصنفہ مکرم میر مسعود احمد صاحب)

آخر میں ان کی gout کی بیماری اتنی بڑھ چکی تھی کہ چلنے پھرنے سے بھی رہ گئے تھے۔کمرے میں بھی انہیں ملازم اُٹھا کے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر جاتے۔1901ء کے موسم بہار میں انہیں فالج کا حملہ ہوا اور بسا اوقات ان کا ذہن بھی صحیح طرح کام نہیں کرتا تھا۔بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ اس ذہنی حالت کی وجہ سے قریبی مصاحب اپنے من مانے فیصلے کرا لیتے۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی شہادت کا واقعہ بھی اسی دور کا ہے۔آخری دنوں میں امیر عبدالرحمٰن کی ٹانگوں میں GANGRENE ہو گئی تھی جس کے تعفن کی وجہ سے قریب کھڑا ہونا دوبھر ہو جاتا تھا۔

(UNDER THE ABSOLUTE AMIR OF AFGHANISTAN BY FRANK MARTIN P 124-126)

واضح رہے کہ ابھی تک حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب قادیان نہیں آئے تھے۔ آخری بیماری میں امیر عبدالرحمٰن کی خواہش تھی کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب اس سے ملتے رہیں۔چنانچہ آپ امیر سے ملنے بالا باغ میں اس کے محل جاتے تھے۔ایک دن آپ اس سے مل کر آئے تو آپ نے فرمایا۔امیر سخت بیمار ہے۔ اچھا ہے چلا ہی جائے اس طرح لوگ اس کے مظالم سے محفوظ ہو جائیں گے۔یکم اکتوبر کو آپ محل گئے اور اپنا گھوڑا سید احمد نور صاحب کے حوالے کر گئے۔لوگوں پر خاموشی اور خوف طاری تھے۔آپ فوراً باہر آ گئے اور سید احمد نور صاحب کو فرمایا کہ امیر فوت ہو گیا ہے۔اس وقت امیر کی موت کی خبر کو خفیہ رکھا گیا تھا۔بغاوت اور جانشینی پر تنازع کا ڈر تھا۔

اسی وقت بالا باغ میں امیر حبیب اللہ کی جانشینی کا اعلان کیا گیا۔وہاں پر موجود عمائدین نے اس وقت کے رواج کے مطابق حبیب اللہ کی بیعت کی۔ جب حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کو بیعت کے لئے بلایا گیا تو آپ نے فرمایا میں اس شرط پر بیعت کروں گا کہ آپ اقرار کریں کہ آپ شریعت کے خلاف کچھ نہیں کریں گے۔ جب حبیب اللہ نے اس بات کا اقرار کیا تو آپ نے بیعت کی۔اس کے بعد اس وقت امیر حبیب اللہ کو شاہی دستار باندھی کی گئی اور اس کام کے لئے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو کہا گیا۔ آپ نے یہ دستار اسے باندھی۔جب دو تین بل رہ گئے تو قاضی القضاۃ نے عرض کی باقی میرے لئے رہنے دیں تا کہ میں بھی برکت حاصل کروں۔اس کے بعد باقی دستار قاضی القضاۃ نے باندھی۔دربارِ عام میں امیر حبیب اللہ کی تاجپوشی ان کے بھائی سردار نصر اللہ نے 3/اکتوبر کو کی۔

(شہید مرحوم کے چشم دید حالات۔قلمی مسودہ حصہ اول

(Under the Absolute Amir of Afghanistan, by Frank Martin p125-128)

اب ہم اصل موضوع پر آتے ہوئے یہ دیکھتے ہیں کہ اس وقت قادیان میں کیا ہو رہا تھا گو کہ خطبہ الہامیہ 1901ء میں پڑھا گیا تھا مگر ان دنوں حضرت مسیح موعود اس کے حاشیہ کی تصنیف میں مصروف تھے۔(الحکم 17/اکتوبر1901ء ص16)

ابھی حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی شہادت کی اطلاع قادیان نہیں پہنچی تھی۔30 ستمبر کی رات کو تقریباً 12 بجے حضرت اماں جان نے ایک رؤیا دیکھی اور حضرت مسیح موعود سے بیان کی۔ جب آپ نے اس پر توجہ فرمائی تو آپ کو القاء ہوا کہ ہزار سالہ موت کے بعد اب جو احیاء ہوا ہے اس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہیں ہے۔جیسے خدا نے مسیح کو بن باپ پیدا کیا تھا یہاں مسیح موعود کو بلاواسطہ کسی استاد یا مرشد روحانی زندگی عطا فرمائی۔ پھر جب آپ نے توجہ فرمائی تو ذرا سی غنودگی کے بعد الہام ہوا

فری میسن مسلط نہیں کئے جائیں گے کہ اس کو ہلاک کریں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ فری میسن کے متعلق میرے دل میں گزرا کہ جن کے ارادے مخفی ہوں۔پھر آپ فرماتے ہیں غرض یہ کیسی لطیف بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس میں عظیم الشان بشارت اور پیشگوئی رکھ دی ہے لوگ ہمارے قتل کے ارادے کریں گے مگر خدا تعالیٰ ان کو ہم پر مسلط نہیں کرے گا۔ (الحکم 10/اکتوبر1901ء ص)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جب حضرت مسیح موعود کو فری میسن کے بارے میں مذکورہ الہام ہوا تو اس کے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر وہ شخص افغانستان کا فرمانروا بن گیا جس نے بعد میں

1۔احمدیت کی مخالفت میں انتہائی اقدامات اٹھانے تھے۔

2۔اور بعد میں فری میسن تنظیم میں بھی شمولیت اختیار کرنی تھی۔

(History of Afghanistan, by Percy Sykes, Vol 2, p259)

یہ حقیقت بھی قابل ذکر ہے کہ اس الہام سے کچھ ماہ قبل جنوری 1901ء میں ملکہ وکٹوریہ کا انتقال ہوتا ہے اور ان کی جگہ ایڈورڈ ہفتم تخت نشین ہوتے ہیں۔ایڈورڈ ہفتم فری میسن تنظیم کے سرگرم رکن تھے اور ان کی زندگی میں چند سنجیدہ چیزوں میں سے ایک ان کی فری میسن تنظیم سے وابستگی تھی۔ اپنی تخت نشینی تک وہ انگلستان کی یونائیٹڈ گرینڈ لاج کے گرینڈ ماسٹر کے فرائض ادا کرتے رہے تھے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جب انہوں نے ولی عہد کی حیثیت سے ہندوستان کا دورہ کیا تو امرتسر کو بھی اپنے دورہ میں شامل کیا۔وہاں انہوں نے مقامی عیسائیوں کی ایک بڑی تقریب میں شرکت کی۔یہ تقریب رابرٹ کلارک صاحب کے گھر پر منعقد ہوئی تھی۔ہنری مارٹن کلارک جنہوں نے بعد میں حضرت مسیح موعود پر اقدام قتل کا جھوٹا مقدمہ کیا

تھا۔رابرٹ کلارک صاحب کے لے پالک تھے۔ اس موقعہ پر جن لوگوں نے ولی عہد کوایڈریس پیش کیا تھاان میں ایک عبداللہ آتھم صاحب بھی تھے۔

(The Robert Clark of the Punjab Pioneer and Missionary Statesman by Henry Martin Clark P300-303)

یہ تفصیلات سب جانتے ہیں کہ امیر حبیب اللہ کے حکم سے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو جولائی 1903ء میں سنگسار کیا گیا تھا۔لیکن جہاں تک فری میسن تنظیم کے بارے میں الہام کا تعلق ہے۔تو اس کے الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس الہام سے جو بھی گروہ مراد ہے اس کے خفیہ بد ارادے حضرت مسیح موعود کی جان پر حملہ کرنے کے بارے میں بھی ہوں گےلیکن اللہ تعالیٰ ان کو ناکام کردے گا۔ایک فری میسن بادشاہ نے صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو تو قتل کرایا لیکن یہ بات تحقیق طلب ہے کہ کیا اس گروہ کے کچھ ارادے یا منصوبے حضرت مسیح موعود کی مقدس ذات کے بارے میں بھی تھے کہ نہیں؟

حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق،حضرت سید ناظر حسین صاحب ساکن کالووال ضلع سیالکوٹ کی روایت ہے کہ انہوں نے اگست 1903ء میں قادیان جا کر بیعت کی اور اس وقت تک حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت کی خبر قادیان پہنچ چکی تھی اور یہ بات مشہور تھی کہ امیر حبیب اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کو قتل کرانے کے لئے بعض آدمی بھجوائے ہیں اور حضرت مسیح موعود کی ہدایت پر احتیاطاً دو آدمی رات کو پہرے کے لئے ڈیوڑھی پر سوتے تھے اور خود ناظر حسین صاحب نے بھی ایک دن یہ ڈیوٹی دی تھی۔ (رجسٹر روایات رفقاء جلد7 ص226)

یہ دیکھنا ضروری ہے کہ کیا اس بات کی کوئی بیرونی شہادت بھی ہے کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو شہید کروانے کے بعد امیر حبیب اللہ کے حضرت مسیح موعود کی ذات کے بارے میں کوئی مذموم ارادے تھے؟ اب بہت سے کاغذات جو پہلے خفیہ تھے،منظر عام پر آچکے ہیں۔برٹش لائبریری میں اس وقت ہندوستان کی حکومت کا بہت سا ریکارڈ موجود ہے۔اس سلسلہ میں ہندوستان کی حکومت کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے 1904ء کے ریکارڈ کا یہ حصہ من وعن درج کیا جاتا ہے۔

IOR: Z/P/I460 GOVT. OF INDIA.

Index to Proceedings of the Home Department for the year 1904. Calcutta, Suptdt. Govt. of India Press, 1905. 578pp:

P.23: AMIR_____

Representation made by the Amir in regard to a libelous article in the Akhbar-e-Am by Mirza Ghulam Ahmad, on account of one of his followers having been stoned to death by His Highness orders.

(Branch/public; Month/ April; Prog.No./5; page/ Deposit (Confidl.)

p.212: Ghulam Ahmad, Mirza

Question whether legal action could be taken against for publishing a libelous article against the Amir in Akhbar-e-Am.

(Branch/public; Month/ April; Progs. No./5; Page/ Deposit (Confidential)

P.292

Representation made by the Amir in regard to a libelous article in the Akhbari-e-Am by Mirza Ghulam Ahmad, on account of one of his followers having been stoned to death by His Highness orders.

(Branch/public; Month/ April; Prog. No./5;page/ Deposit (Confidl)

یہ ریکارڈ سب سے پہلے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے برٹش لائبریری میں کرائی جانے والی تحقیق کے نتیجہ میں سامنے آیا تھا۔جب مکرم نصیر قمر صاحب نے برٹش لائبریری سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ ریکارڈ کا یہ خلاصہ تو وہاں پر موجود ہے لیکن جس تفصیلی دستاویز سے یہ خلاصہ تیار کیا گیا، ریکارڈ میں موجود نہیں ہے۔

اگر ہم دفتری حوالوں کو ایک طرف رکھ کر اس وقت ہندوستان کی حکومت کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کی سالانہ کارگزاری کے خلاصے کے اس حصہ کا جائزہ لیں مندرجہ ذیل حقائق واضح ہوجاتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی عظیم قربانی کے بعد کسی وقت امیر حبیب اللہ نے ہندوستان کی برطانوی حکومت کو درخواست کی تھی کہ حکومت حضرت اقدس مسیح موعود کے خلاف قانونی قدم اُٹھائے کیونکہ حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک پیروکار کے سنگسار ہونے پر امیر حبیب اللہ کے خلاف اخبار عام میں ایک ہتک آمیز مضمون شائع کرایا ہے اور 1904ء کے اپریل میں ہندوستان کی حکومت کے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے اس درخواست پر غور بھی کیا تھا کہ آیا حضرت مسیح موعود کے خلاف اس ضمن میں کوئی قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے یا نہیں۔

جو حقائق محض اس خلاصہ پر نظر ڈالنے سے سامنے آتے ہیں وہ بہت سے پہلوؤں سے بہت حیران کن ہیں۔

1۔ جماعتی ریکارڈ کے مطابق اس وقت اس موضوع پر حضرت مسیح موعود کا کوئی مضمون اخبار عام میں شائع نہیں ہوا تھا۔

2۔حضرت مسیح موعود نے اس بارے میں تذکرۃ الشہادتین تصنیف فرمائی تھی۔اس کتاب میں یا اس موضوع پر الحکم میں چھپنے والے مضمون میں کسی بھی پہلو سے امیر حبیب اللہ کی ذات کے بارے میں کوئی ایسا لفظ نہیں تھا جو اس طرح کا ہو جس کی وجہ سے لکھنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا کوئی بھی امکان ہو۔زیادہ سے زیادہ امیر حبیب اللہ کے بارے میں اور ایک ذرہ خدا تعالیٰ کا خوف نہ کیا کے الفاظ استعمال کئے گئے تھے۔ اُس زمانہ میں بھی اس قسم کی تحریر کو کسی طرح بھی اس قسم کی تحریر نہیں قرار دیا جا سکتا کہ قانونی چارہ جوئی کا سوچا جائے۔یہ ٹھیک ہے کہ افغانستان میں اور قسم کے حالات تھے لیکن امیر حبیب اللہ دنیا کے حالات سے یا ہندوستان کے حالات سے اتنے بے خبر نہیں ہو سکتے کہ اتنی بنیادی بات کا بھی انہیں علم نہ ہو۔

3۔اس خلاصہ میں بھی یہ ذکر موجود ہے اور ویسے بھی اس وقت یہ حقائق سب کے علم میں تھے کہ امیر حبیب اللہ نے محض عقائد کی بنا پر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو سنگسار کرایا تھا اور جماعت احمدیہ کی طرف سے جو بھی تحریر اس کے بعد سامنے آئی وہ اس کے ردعمل کے طور پر تھی۔ ایک طرف تو ایک شخص کو اس ظالمانہ طور پر قتل کرایا جاتا ہے اور پھر نازک مزاجی کا یہ عالم ہے کہ اگر اس پر کوئی کچھ لکھ دے تو قانونی چارہ جوئی کا خیال دماغ پر سوار ہوا ور تو اور یہ بات مزید حیرت میں ڈالتی ہے کہ اس وقت حکومت کے ایک حصے نے اس درخواست پر غور بھی شروع کر دیا تھا کہ امیر حبیب اللہ کی درخواست پر حضرت اقدس مسیح موعود کے خلاف کوئی کارروائی ہوسکتی ہے کہ نہیں۔یہ واضح رہے کہ جیسا کہ اس خلاصہ میں تین مرتبہ استعمال ہونے والے Confidential کے الفاظ واضح کررہے ہیں کہ یہ سب کارروائی خفیہ کی جارہی تھی۔

4۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ گو کہ امیر حبیب اللہ اور ان سے قبل امیر عبدالرحمٰن بھی برطانوی حکومت سے باقاعدہ سالانہ وظیفہ لیتے رہے تھے لیکن جیسا کہ جب دو حکومتوں کے درمیان طویل عرصہ تعلقات رہیں تو ان تعلقات میں ایسے ادوار بھی آتے ہیں جب کہ باہمی تعلقات میں کشیدگی ہوتی ہے اور ایسے وقت بھی آتے ہیں جب کہ یہ ان تعلقات میں گرمجوشی پیدا ہو جاتی ہے۔یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ جب حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو جولائی 1903 میں امیر حبیب اللہ کے حکم سے سنگسار کیا گیا تو اس وقت امیر حبیب اللہ اور ہندوستان کی برطانوی حکومت کے تعلقات میں بظاہر کشیدگی تھی۔ہمیں یہ نہیں معلوم کہ اواخر 1903ء اور اپریل 1904ء کے درمیان کب امیر حبیب اللہ نے ہندوستان کی حکومت سے درخواست کی کہ حضرت مسیح موعود کے خلاف کارروائی کی جائے لیکن جب اپریل 1904ء میں اس درخواست پر غور ہوا ہے تو اس کے بعد بڑی تیزی سے امیر حبیب اللہ اور برطانوی حکومت کے درمیان گرمجوشی اور دوستی بڑھنے لگی۔

امیر حبیب اللہ کے تخت نشین ہونے کے بعد برطانوی حکومت کے ساتھ قدرے تناؤ کی وجہ یہ تھی کہ امیر حبیب اللہ کا نظریہ یہ تھا کہ ان کے والد امیر عبدالرحمٰن کے ساتھ ہندوستان کی برطانوی حکومت کا جو دوستی کا معاہدہ تھا اور جس کے تحت امیر عبدالرحمٰن برطانوی حکومت سے وظیفہ بھی پاتے تھے، وہ بدستور قائم ہے کیونکہ وہ دو حکومتوں کے درمیان معاہدہ تھا۔دوسری طرف ہندوستان کے وائسرائے کرزن کا نظریہ تھا کہ یہ معاہدہ امیر عبدالرحمٰن کی ذات سے تھا اور اب جب کہ نیا امیر افغانستان میں موجود ہے ان کے ساتھ نیا معاہدہ کیا جائے گا۔اس غرض کے لئے لارڈ کرزن نے امیر حبیب اللہ کو ہندوستان آنے کی دعوت دی۔ لیکن امیر حبیب اللہ اس وقت افغانستان چھوڑنے پر آمادہ نہیں تھے۔یہ بات اور زیادہ حیرت میں ڈالتی ہے کہ اس پس منظر میں امیر حبیب اللہ ہندوستان کی حکومت سے یہ لا یعنی فرمائش کریں کہ میں نے تو فقط ایک احمدی کو سنگسار کرایا تھا، اس پر میرے خلاف مضمون لکھا گیا ہے چنانچہ انگریز حکومت مضمون لکھنے کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔یہ تو صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ ہندوستان کی حکومت کے کچھ عناصر انہیں یہ تاثر دے رہے ہوں کہ اگر وہ اس قسم کا خط لکھ دیں تو ہم اس پر غور کریں گے۔

5۔ایک اور معمہ جو کہ حل طلب ہے وہ یہ ہے کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت جولائی 1903ء میں ہوئی تھی۔ چند ماہ میں یعنی اکتوبر 1903ء میں تذکرۃ الشہادتین کی اشاعت ہو چکی تھی۔ یہ بات قابل غور ہے کہ حضرت مسیح موعود کے خلاف امیر حبیب اللہ نے جو درخواست کی تھی اس پر غور اپریل 1904ء میں کیوں ہوا اور اس کے بعد یہ سوال پھر نہیں اٹھا۔یہ غور نہ اس سے قبل کبھی ہوا اور نہ اس ماہ کے بعد یہ سلسلہ آگے چلا۔ اس جائزہ کا ایک پہلو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اپریل 1904ء میں کیا ہندوستان کی حکومت میں کوئی تبدیلی آئی تھی؟ جس وجہ سے اس بات پر غور شروع کیا گیا ہو۔

جہاں تک اس وقت ہندوستان کی مرکزی حکومت کا تعلق ہے تو اس میں یہ تبدیلی آئی تھی کہ اپریل 1904ء میں لارڈ کرزن کچھ ماہ کی رخصت پر واپس برطانیہ گئے تھے اور ان کی جگہ پر Oliver Villiers Russell, 2nd Baron Ampthill, نے ہندوستان کے قائم مقام وائسرائے کی حیثیت سے کام شروع کیا تھا اور اولیور رسل (Oliver Russel) اس منصب پر دسمبر 1904 تک کام کرتے رہے۔ آپ اصل میں صوبہ مدراس کے گورنر تھے۔آپ

1st Baron Ampthill کے بڑے صاحبزادے تھے۔ Eton اور آکسفورڈ میں تعلیم پائی۔ 1900ء میں آپ نے مدراس کے گورنر کی حیثیت سے کام شروع کیا۔ ان کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو یہ تھا کہ وہ آکسفورڈ کے زمانہ طالب علمی میں ہی فری میسن تنظیم کے رکن بن چکے تھے اور آپ نے اس تنظیم میں نمایاں ترقی کی اولیور رسل جب مدراس کے گورنر تھے تو اس کے ساتھ آپ 1901ء سے 1906ء تک فری میسن مدراس کے گرینڈ ماسٹر تھے۔ بعد میں انگلستان میں Pro Grand Master کے منصب پر کام کرتے رہے۔

یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اپریل 1904ء کے بعد دسمبر 1904ء تک یعنی اس وقت تک جب تک Lord Ampthill قائم مقام وائسرائے رہے، امیر حبیب اللہ اور ہندوستان کی برطانوی حکومت کے درمیان تعلقات کس ڈگر پر چلتے رہے۔ جیسا کہ ہم ذکر چکے ہیں کہ اس وقت فریقین کے درمیان کشیدگی چل رہی تھی۔ گو کہ اس دور میں بھی امیر حبیب اللہ برطانوی حکومت سے دوستی قائم رکھنے اور بڑھانے کے لئے کوشاں تھے اور اسی دور میں سیستان میں حد بندی کے لئے انہوں نے برطانوی ثالثی کو قبول کیا تھا۔ لیکن تاریخی حقائق یہ بتاتے ہیں کہ اولیور رسل یعنی Lord Ampthill کے قائم مقام وائسرائے ہونے کے دوران امیر حبیب اللہ سے تعلقات کو بڑھانے کے لئے نمایاں اقدامات اُٹھائے گئے۔ چنانچہ سابقہ بحثوں کو نظر انداز کر کے قائم مقام وائسرائے نے نومبر 1904ء میں اپنے خاص سفیر Dane کو کابل بھجوایا۔ اس خاص سفیر نے امیر حبیب اللہ سے مذاکرات کا آغاز کیا اور جلد ہی دوستی کی فضا اتنی بڑھ گئی کہ امیر حبیب اللہ نے یہ ہونق قسم کی پیشکش بھی کر ڈالی کہ افغانستان اور برطانیہ مل کر افغانستان کی زمین استعمال کر کے روس پر حملہ کر دیں۔ برطانوی سفیر نے اس بات پر زور دیا کہ برطانیہ سے مدد حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپس میں قریبی روابط بڑھائے جائیں۔ 14 دسمبر کو برطانوی سفیر کے ساتھ امیر حبیب اللہ نے ایک خاص دربار منعقد کیا۔ الغرض اس دورہ سے تعلقات ایک نئی گرمجوشی کے دور میں داخل ہوئے اور امیر حبیب اللہ نے کچھ مشترکہ منصوبوں کی پیشکش بھی کی لیکن یہ مسئلہ ہو گیا کہ جب ہندوستان میں امیر حبیب اللہ کی تجاویز کو زیر غور لانے کا مرحلہ آیا تو لارڈ کرزن واپس آ کر پھر وائسرائے کا منصب سنبھال چکے تھے، انہوں نے یہ کہہ کر امیدوں پر پانی پھیر دیا کہ اس سفیر کے کابل جانے کا مقصد یہ تفاصیل طے کرنا نہیں تھا۔ جب امیر حبیب اللہ ہندوستان کے دورہ پر آئیں گے تو ان کی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

اس موڑ پر 1905ء میں ہی حالات نے ایک اور رخ اختیار کیا۔ ہندوستان کے وائسرائے لارڈ کرزن اور ہندوستان کی افواج کے کمانڈر انچیف کچنر کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہوئے۔ جب مرکزی حکومت نے مکمل طور پر لارڈ کرزن کی رائے تسلیم نہیں کی تو اس پر لارڈ کرزن کو استعفیٰ دینا پڑا۔ کچنر (Kitchner) صرف ہندوستان کی افواج کے کمانڈر انچیف ہی نہیں تھے بلکہ فری میسن تنظیم کے نمایاں رکن بھی تھے اور پنجاب کے گرینڈ ماسٹر (Grand Master) تھے اور لارڈ کرزن کی جگہ لارڈ منٹو کو ہندوستان کا وائسرائے مقرر کیا گیا۔ لارڈ منٹو کینیڈا کے گورنر رہ چکے تھے۔ لارڈ منٹو بھی فری میسن تنظیم کے رکن تھے۔ یہ خبر اس وقت دنیا بھر کے اخبارات میں نمایاں طور پر شائع ہوئی تھی کہ کچنر سے تنازع کی وجہ سے کرزن کو وائسرائے کا عہدہ چھوڑنا پڑا ہے۔ (ملاحظہ کریں The Gazette, Montreal, 21 August 1905 اس کی کاپی Google News پر موجود ہے۔) اور پھر لارڈ منٹو کے دور کے ابتدائی چند ماہ میں ہی یعنی اوائل 1906ء میں، امیر حبیب اللہ نے ہندوستان کا دورہ کیا۔ سرحد پر ان کا استقبال Macmohan نے کیا جو کہ خود فری میسن تنظیم کے رکن تھے اور بقول ان کے ان ہی سے بار بار امیر حبیب اللہ نے یہ اصرار کیا کہ مجھے فری میسن تنظیم کا رکن بنایا جائے۔ اس سے پہلے بھی امیر حبیب اللہ اس تنظیم کے بارے میں کافی علم رکھتے تھے اور بعض فری میسن احباب سے ملاقات کر چکے تھے اور ان کے مداح تھے۔ کچنر نے جو پنجاب کی فری میسن کے گرینڈ ماسٹر تھے، امیر حبیب اللہ کو فری میسن بنانے کی اجازت DUKE OF CONNAUGHT سے حاصل کی۔ ڈیوک آف کوناٹ، اپنے بھائی اور اس وقت برطانیہ کے بادشاہ ایڈورڈ ہفتم کے بادشاہ بننے کے بعد انگلستان کی فری میسن یونائٹڈ گرینڈ لاج کے گرینڈ ماسٹر تھے اور اس وقت خفیہ طور پر امیر حبیب اللہ کو 2 فروری 1907ء کو فری میسن تنظیم کا رکن بنایا گیا۔

An account of entry of H.M. Habibullah Khan into Freemasonry-1907 by Macmohan. انٹرنیٹ پر موجود ہے۔

1919ء میں امیر حبیب اللہ آخر کار اپنے انجام کو پہنچے اور ان کو قتل کر دیا گیا اور جیسا کہ یہ حقائق کتاب عاقبۃ المکذبین میں تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کے خلاف سازش کرنے والے تمام کردار اپنے بدانجام کو پہنچے۔ (امیر حبیب اللہ کے انگریز حکومت سے تعلقات اور فری میسن بننے کی تفصیلات کے لئے ملاحظہ کریں۔

مضمون امراءِ افغانستان کے انگریزوں سے تعلقات الفضل، 7,9,11 فروری 2004ء

مضمون افغانستان کا فری میسن بادشاہ الفضل 7 جنوری 2010ء)

صحیح وجہ تو خدا کو ہی معلوم ہے لیکن اس وقت حکومت کی طرف سے عملاً حضرت مسیح موعود کے خلاف کوئی کارروائی شروع نہیں ہونے پائی تھی۔ یہ حقائق اس وقت جماعت احمدیہ کے علم میں نہیں تھے کہ امیر حبیب اللہ کی خواہش ہے کہ انگریز حکومت کے تعاون سے حضرت مسیح موعود کے خلاف سازش کی جائے لیکن اللہ تعالیٰ کے علم میں تو تھے۔ ہندوستان کی حکومت کی سطح پر یہ غور اپریل 1904ء میں کیا گیا تھا اور ظاہر ہے کہ امیر حبیب اللہ کی درخواست اور اس پر ابتدائی کارروائی اس سے قبل ہوئی تھی۔ جب ہم اس وقت حضرت مسیح موعود کے الہامات کا جائزہ لیتے ہیں تو مندرجہ ذیل الہامات مارچ، اپریل 1904ء میں ہوئے تھے۔

27 مارچ 1904ء کو حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا۔

بادشاہ وقت پر جو تیر چلاوے۔ اسی تیر سے وہ آپ مارا جاوے

31 مارچ 1904ء کی رؤیا ہے۔

خواب میں دیکھا کہ میں آگ کے پاس کھڑا ہوں اور دامن میرا آگ میں پڑ گیا مگر آگ اس کو چھو بھی نہیں گئی۔ بعد اس کے الہام ہوا۔

خدا کا فضل۔ خدا کی رحمت

12/ اپریل کو الہام ہوا

اَجرتُ مِنَ النار

ترجمہ: میں نے آگ سے بچالیا۔

28/ اپریل 1904ء کو فارسی کا یہ الہام ہوا

امن است در مکانِ محبت سرائے ما

ترجمہ: ہمارا مکان جو ہماری محبت سرائے ہے اس میں ہر طرح سے امن ہے۔

یہ الہامات ظاہر کر رہے تھے کہ دشمن خواہ کتنا ہی با اثر کیوں نہ ہو، کتنی ہی گہری سازش کیوں نہ کر لے حضرت مسیح موعود کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود کرے گا اور دشمن بالآخر ناکام و نامراد ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ سے التجا

عبدالقادر حسن اپنے کالم غیر سیاسی باتیں میں لکھتے ہیں۔

ہزار بار اپنا منہ مشک و گلاب سے کیوں نہ دھو لوں تب بھی حضورؐ کا نام لینا بے ادبی ہوگی۔ میں آقائے دو جہاںؐ اور پاکستان کے حضور عرض کرنا چاہتا تھا کہ آپؐ کو دنیا کی جس سمت سے ٹھنڈی ہوا آتی تھی اور جہاں آپؐ کے نام پر ایک ملک بھی بنایا گیا تھا وہاں آپؐ کی تعلیمات کی خلاف ورزی ہی نہیں عملاً مخالفت کی گئی ہے۔ سب وعدے وعید شروع سے توڑ دیئے گئے۔ آپؐ کو بظاہر اپنا پیغمبر ماننے والے آپؐ کے نام پر لئے گئے ملک کے حکمران بن گئے لیکن یہاں کفر کے اس نظام کو نافذ کرنے میں لگ گئے جس کو مٹانے کے لئے آپؐ کو مبعوث کیا گیا تھا۔ وہ تو آپؐ کے کچھ جاں نثار اور آپؐ کی تعلیمات کے دل سے قائل لوگ ایسے موجود تھے جنہوں نے بھرپور مزاحمت کی اور اب تک سیکولر حکمرانوں کی مزاحمت کرتے چلے آرہے ہیں۔ آپؐ کا یہ ملک آپؐ کے نظریات پر قائم ہونے والا یہ پہلا ملک اس وقت بدترین حالات سے گزر رہا ہے۔ امریکہ جیسے مسلمانوں کے دشمن کافر ملک کے ہم ایجنٹ اور کارندے ہیں۔ حضورؐ کے پاک اور روشن نگاہوں سے کیا چھپا ہے اور ہم کیا عرض کریں۔ آپؐ رحمت للعالمین ہیں اور امت کے حال سے واقف، کیا اس رحمت سے کچھ حصہ ہمیں مل سکتا ہے کہ ہم پھر سے زندہ ہو جائیں مسلمان بن کر زندہ رہنے لگیں ہماری یہی التجا ہے۔ **ہمارے پیٹ خالی ہیں، ہمارے دماغ بھی خالی ہیں ہم حیوان بن گئے ہیں اور کفار مکہ کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں۔** ہمارے کاروبار میں سود ہے، ہمارے ناپ تول کے پیمانے کم ہیں، ہماری زبان کے وعدے آبرو کھو چکے ہیں اور ملت کفر کے سکوں پہ جان زبان دیتے ہیں۔ یہود، ہنود اور نصاریٰ کو ہم اپنا قائد سمجھتے ہیں اور عزیز ترین دوست۔ حضور پاکؐ ہم پتہ نہیں کیا ہیں۔ ہم تو آپؐ سے کوئی التجا کرنے کی پوزیشن میں بھی نہیں ہیں۔ ہم آپؐ سے شرمندگی کی انتہا تک پہنچے ہوئے ہیں۔ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں۔ آپؐ کے صحابہؓ پر کوئی مصیبت آتی تھی تو وہ آپ کی ذات مبارک سے وابستہ کوئی نشانی چند بال، کوئی چادر، کوئی اور نشانی اٹھا کر خدا کے حضور حاضر ہوتے اور فریاد کرتے، ہم تو اس پیغام کی روح سے بھی بے بہرہ اور نامراد ہیں۔ آپ کی ذات مبارک کی نشانی تو بہت دور کی بات ہے۔ ہماری بد اعمالیوں کی وجہ سے ہمارے دشمنوں نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے اور ہم میں ان کے مقابلے کی نہ سکت ہے نہ ارادہ۔ حضور پاکؐ ہم مر جائیں گے، ہم نے دنیائے کفر سے کٹ کر یہ ملک بنایا تھا لیکن ہمارے اندر کا کفر ہمیں پھر سے کافروں کی اس دنیا میں لے گیا ہے۔

.... ہم جنہیں دنیا کے لئے دیانت و امانت کا نمونہ بننا تھا اس کی قیادت کرنی تھی آج پوری دنیا میں ہم بددیانت اور کرپٹ کے الفاظ سے یاد کئے جاتے ہیں۔ حضور پاکؐ ہم اپنی اس ناگفتہ بہ حالت کے باوجود آپؐ کی رحمت کے طلب گار ہیں ورنہ ہم نہ صرف لٹ جائیں گے، دنیا کے لئے عبرت بن جائیں گے اور کفار ہماری اس پاکستانی جسارت کی مثالیں دیا کریں گے اور ہمارا مذاق اڑائیں گے۔ بس رحم کی التجا۔

(روزنامہ ایکسپریس 5 فروری 2012ء)

محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب

ہارٹ اٹیک کی سرگزشت

ایک جان لیوا بیماری جس کا علاج متوازن غذا اور ورزش ہے

ڈاکٹری میرا پیشہ ہے اور لوگ اپنی تکلیفیں لے کر میرے پاس آتے رہتے ہیں۔ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ ڈاکٹر صاحب مجھے ہارٹ اٹیک ہوگیا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ بھائی یہ ہارٹ اٹیک کیا ہوتا ہے؟ کہنے لگا کہ جناب مجھے تو معلوم نہیں کوئی بیماری تو ہوتی ہوگی۔ میں تو آج ہی ہسپتال سے فارغ ہوکر آیا ہوں۔ بہت بیمار تھا جب ہسپتال گیا انہوں نے مجھے بتایا کہ تمہیں ہارٹ اٹیک ہوگیا ہے۔ چھ ہزار روپے کا ٹیکا لگایا۔ چند دن داخل رکھا آج چھٹی ہوگئی ہے۔ میں نے اس کے تمام کاغذات دیکھے۔ اس کا معائنہ کیا اور اسے مبارکباد دی کہ ایک خطرناک بیماری سے تم شفایاب ہوگئے۔ پھر میں نے اپنی میز پر رکھا ہوا انسانی دل کا ماڈل اٹھایا اور اسے اُس پر بنی ہوئی خون کی نالیوں کا نظام دکھایا اور ایک شریان پر اشارہ کرکے اسے بتایا کہ تمہاری یہ نالی بند ہوگئی تھی جو تمہاری بیماری کی وجہ بنی اور یہ ہارٹ اٹیک کہلاتا ہے۔

خون کی نالیوں کی بیماریاں اس موجودہ زمانے میں بہت عام ہوگئی ہیں

انسانی جسم میں حمل اور نقل کے تمام کام خون کے ذریعے سے انجام پاتے ہیں چنانچہ یہ تمام جسم میں چکر لگاتا رہتا ہے اور مختلف سائز کی نالیوں میں جسم کے ہر عضو تک پہنچ کر اپنا کام کرتا ہے۔ دل اس خون کو ان نالیوں میں حرکت میں رکھنے کے لئے باقاعدگی سے دھڑکتا ہے۔ خون کی نالیاں بھی کئی قسم کی ہوتی ہیں ایک قسم تو وہ ہوتی ہیں جو خون کو دل سے لے جاکر جسم کے اعضاء تک پہنچاتی ہیں ان کو شریانیں arteries کہا جاتا ہے اور دوسری قسم وہ ہوتی ہے جو خون کو جسم کے ہر حصے سے واپس دل تک پہنچاتی ہیں ان کو وریدیں veins کہا جاتا ہے۔ ان دونوں قسم کی نالیوں کے درمیان مختلف سائز کی نالیوں کا ایک جال بچھا ہوا ہوتا ہے۔ سب سے چھوٹی نالی کیپلری capillary کہلاتی ہے۔ اس کی دیوار ایک خلئے کی موٹائی کے برابر ہوتی ہے اور اس میں سے آکسیجن اور خوراک آنے والے خون سے جسم کے خلیات تک پہنچتی ہے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ اور زہریں خلیات سے نکل کر باہر کی طرف اپنا سفر شروع کرتی ہیں۔

شریانوں کی ایک بیماری اتھیروسکلیروسس atherosclerosis کہلاتی ہے۔ یہ وہ بیماری ہے جو آج کل عروج پر ہے۔ اسی بیماری کی وجہ سے ہارٹ اٹیک ہوتا ہے۔ شروع میں دل کو خون فراہم کرنے والی شریانیں تنگ ہوجاتی ہیں اور کام یا ورزش کرتے وقت دل کو مناسب مقدار میں خون مہیا نہیں کرسکتیں اور درد دل کی شکل میں ایک بیماری پیدا ہوتی ہے جسے انجائنا کہتے ہیں۔ اگر خون کی نالی بالکل ہی بند ہوجائے تو دل کا ایک حصہ خون نہ ملنے کی وجہ سے مرجاتا ہے اور اس بیماری کو ہارٹ اٹیک کہتے ہیں۔

یہ ایک بہت خطرناک بیماری ہے اور اس میں مریض کو سب سے بڑا خطرہ یہ ہوتا ہے کہ دل دھڑکنا بند کردیتا ہے اور چند منٹ میں ہی انسان کی موت واقع ہوجاتی ہے۔ اس کے علاوہ دل کے دھڑکنے کی رفتار بھی متاثر ہوسکتی ہے اور رفتار کبھی تو بہت تیز اور کبھی بہت ہلکی ہوجاتی ہے اور دونوں صورتوں میں اعضاء کو خون کی فراہمی کی مقدار کم ہوجاتی ہے۔ اس سے دماغ خاص طور پر متاثر ہوتا ہے اور مریض کبھی تو بیہوش اور کبھی چکروں میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ گردے، جگر اور دوسرے اعضائے رئیسہ بھی خون کی اس کمی سے متاثر ہوسکتے ہیں اور انواع و اقسام کی تکالیف ظاہر ہونی شروع ہوجاتی ہیں۔

اس بیماری کا علاج یہ ہے کہ خون کی بند نالی کو کھول دیا جائے اور مرض کی تشویشناک صورت حال کے پیش نظر یہ علاج بھی فوری طور پر ہونا چاہئے جو ایسے ہسپتالوں میں کیا جاتا ہے جو اسی بیماری کے خصوصی علاج کیلئے بنائے جاتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں بیماری کی علامات ظاہر ہوتے ہی مریضوں کو خاص ٹرانسپورٹ کے ذریعے فوری طور پر ایسے ہی کسی سنٹر میں منتقل کیا جاتا ہے جہاں ایسی سہولت موجود ہو اور چند منٹوں میں صحیح تشخیص ہوتے ہی دل کی بند شریان کو کھولنے کا انتظام شروع ہوجاتا ہے اور دھات کا بنا ہوا ایسا چھلا بند شریان کے اندر ڈال دیا جاتا ہے جو دوران خون کو رُکنے نہیں دیتا۔ ایسا علاج بہت کامیاب ہے اور دل کو نقصان پہنچنے سے پہلے ہی بچا لیا جاتا ہے اور اس کی کارکردگی متاثر نہیں ہوتی۔

لیکن ایسی جگہوں میں جہاں اس قسم کا عمدہ انتظام نہ ہو وہاں بھی بند نالی کو کھولنے کے لئے مختلف ادویات استعمال ہوتی ہیں جو اگر صحیح وقت پر استعمال کی جائیں تو بند نالی کھل جاتی ہے۔ اگر علاج میں دیر ہوجائے اور دل کا پٹھہ متاثر ہوجائے تب بھی ایسے مریض کو ہسپتال میں داخل کرنے سے فائدہ ہوتا ہے تاکہ بیماری کے نتیجے میں ہونے والی پیچیدگیوں کا بروقت علاج کیا جاسکے۔

ایک بات جس نے ڈاکٹروں اور سائنسدانوں کو حیرت میں ڈالا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اس بیماری کی وبائی صورت پیدا ہونے کی کیا وجہ ہے۔ چنانچہ ان وجوہات کو معلوم کرنے کیلئے بہت تحقیق کی جارہی ہے اور بہت سی کارآمد باتیں سامنے آئی ہیں۔ ان باتوں کے سامنے آنے کی وجہ سے لوگوں میں صحتمند رہنے کا شعور بیدار ہوگیا ہے اور اس کا فوری فائدہ یہ نکلا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں جہاں پر لوگوں نے ان تحقیقات کو اہمیت دے کر اپنی روزمرہ کی زندگی کا حصہ بنایا ہے وہاں ان بیماریوں کی شرح گھٹنی شروع ہوگئی ہے جو ایک انتہائی خوش آئند امر ہے۔ وہ کیا باتیں ہیں؟ اب ہم ان کا جائزہ قارئین کے فائدہ کیلئے بیان کرتے ہیں۔

یہ امر سامنے آیا ہے کہ غذا میں اعتدال بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ان بیماریوں کے پیدا کرنے میں خون میں موجود کولیسٹرول کی زیادتی کا اہم کردار ہے جو علاوہ اور وجوہات کے غذا میں بےاعتدالی کی وجہ سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ جانوروں کی چربی جس میں سور اور گائے کے گوشت سے حاصل ہونے والی چربی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح انڈے، مکھن اور سرخ گوشت کا زیادہ استعمال ان بیماریوں کے پیدا کرنے اور مضر صحت ہونے کا علم ہوا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ موٹاپا صحت کی نشانی سمجھا جاتا تھا اب اس کے بالکل برعکس یہ ایک بیماری کے طور پر ابھرا ہے اور اس کی وجہ غذا کی زیادتی ہے چنانچہ مٹاپا ہارٹ اٹیک کے علاوہ بہت سی بیماریوں کی افزائش میں مدد دیتا ہے۔ شراب نوشی کو صحت کے لئے مفید سمجھا جاتا تھا اور خاص طور پر سرد ممالک میں شراب کا اعتدال سے استعمال ہر قسم کے عوارض کے لئے فائدہ مند بتایا جاتا تھا لیکن جوں جوں تحقیقات کی گئیں اور ان کے نتائج سامنے آئے پتہ چلا کہ شراب کی تھوڑی سے تھوڑی مقدار بھی مضر اثرات رکھتی ہے چنانچہ اب یہ کہا جاتا ہے کہ اگر کار چلانی ہو تو شراب سے بکلی پرہیز کیا جائے۔ آئے دن شراب کی وجہ سے پیدا ہونے والی دل کی بیماریوں کا انکشاف ہوتا رہتا ہے۔

تمباکونوشی ہارٹ اٹیک کی وجوہات میں سے ایک بہت بڑی وجہ ہے بلکہ بعض ڈاکٹر حضرات تو اس کو اتنی اہمیت دیتے ہیں کہ دل کی اس بیماری کے علاج کے لئے جو اپریشن کیا جاتا ہے اسے اس وقت تک موخر کردیتے ہیں جب تک مریض سگریٹ نوشی ترک نہ کردے۔ دوسرے زاویہ نگاہ سے دیکھا جائے تو اگر یہ مضر صحت عادت شروع سے ہی روک دی جائے تو تمام آبادی کو اس بیماری سے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ سگریٹ نوشی کے خلاف ایک منظّم تحریک ہر ترقی یافتہ ملک میں شروع ہوچکی ہے۔ تمام ایسی جگہوں میں جہاں عوام الناس جمع ہوں جیسے بسیں، ریل گاڑیاں، ہوائی جہاز، ہوٹل، دکانیں، سٹور، ہسپتال، سکول اور اسی طرح کی تمام جگہوں میں تمباکونوشی قانوناً ممنوع ہوگئی ہے اور اس قانون کو توڑنے والے کے خلاف چارہ جوئی کی جاتی ہے۔

دل کی اس بیماری کی ایک اور وجہ جسمانی ورزش کی کمی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ تمام انسان جسمانی مشقت کے عادی ہوتے تھے۔ لوگ کام پر جانے کے لئے کئی کئی میل پیدل چلتے تھے۔ بچے سکولوں میں پڑھنے کے لئے میلوں پیدل سفر کرتے تھے۔ گھروں میں عورتیں بھی محنت کے بہت سے کام کرتی تھیں۔ اب وہ سب زمانہ بدل گیا ہے۔ لوگ چند قدم بھی موٹر سائیکل پر جاتے ہیں۔ چلنے پھرنے کی عادت ختم ہوچکی ہے۔ بچے میدان میں کھیلنے کے بجائے کمپیوٹر گیم زیادہ پسند کرتے ہیں۔ دن رات بیٹھنے اور لیٹنے کا مشغلہ ہے۔ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ چلنے سے دل کی خون کی نالیوں پر اچھا اثر پڑتا ہے اور تندرست لوگوں کے علاوہ بیماروں کے لئے بھی ایک خاص پروگرام کے مطابق چلنے کی عادت ڈالنا بہت مفید ہوتا ہے۔ یہ بھی ہارٹ اٹیک کی روک تھام میں مثبت کردار ادا کرسکتی ہے۔ دس ہزار قدم روزانہ پیدل چلنے کی تحریک زور پکڑ گئی ہے۔ بڑے بڑے لوگ بھی سائیکلوں پر اپنے کام پر جاتے ہیں۔ اندرونِ شہر کاروں کے داخلے پر بڑی پابندیاں ہیں اور ٹیکس عائد کردئے ہیں۔ ان تمام وجوہات کے باعث ایسے ممالک میں ہارٹ اٹیک کی شرح گھٹنی شروع ہوگئی ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام دنیا میں یہ قوانین رائج ہوں اور ان کی پابندی کی جائے اور نقصان ہونے سے پہلے ہی عوام کو ان حقائق سے آگاہ کیا جائے اور اس بیماری کی وبا کے سیلاب کو روک دیا جائے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نیا ٹیبلٹ کمپیوٹر

مارچ 2011ء میں امریکی کمپیوٹر کمپنی، ایپل نے اپنے ٹیبلٹ کمپیوٹر، آئی پیڈ کا دوسرا ورژن آئی پیڈ 2 متعارف کرایا۔ یہ ٹیبلٹ کمپیوٹر پہلے ورژن سے 33 فیصد پتلا اور 15 فیصد ہلکا تھا۔ نیز اس میں کیمرے کی سہولت بھی فراہم کی گئی۔ مزید برآں نیا طاقتور پروسیسر ڈالا گیا۔ امریکہ میں اس کی قیمت 499 ڈالر سے شروع ہوتی ہے۔ پاکستان میں یہ تقریباً 80 ہزار روپے میں دستیاب ہے۔ آئی پیڈ ٹو کی امریکہ و یورپ میں مقبولیت کا اندازہ یوں لگائیے کہ جب یہ برائے فروخت پیش ہوا تو دکانوں پر لوگوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ڈاکٹر لقمان نصیر ناصر صاحب سابق قائد ضلع حافظ آباد، حال واقف زندگی بینن نے اطلاع دی ہے۔

خدا کے فضل سے میری بیٹی فریحہ لقمان نے بعمر چار سال نو ماہ قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ تقریب آمین میں محترم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ عزیزہ فریحہ کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ کو ملی۔ بچی مکرم حکیم نصیر احمد تنویر صاحب نائب ناظم انصاراللہ ضلع حافظ آباد کی پوتی اور مکرم دوست محمد صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کیلئے یہ اعزاز بابرکت کرے، اس کو قرآنی برکات سے فیضیاب کرتے ہوئے آئندہ زندگی میں کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرم حامد احمد مبشر صاحب کارکن دفتر صدر عمومی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 17 مئی 2012ء کو بیٹی عطا کی ہے۔ پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام ناجیہ مبشر عطا فرمایا ہے اور اسے وقف نو میں شامل فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم چوہدری محمد سلمان اختر صاحب مقیم لندن کی پوتی، حضرت چوہدری مولا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی نسل سے اور محترم محمد سلام گھمن آف پڑھتانوالی ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو والدین کیلئے قرۃ العین اور سلسلہ کیلئے اطاعت گزار بنائے۔ آمین

درخواست دعا

محترمہ رابعہ فرید ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک فرید احمد صاحب گوجرانوالہ تحریر کرتی ہیں۔

میری دادی محترمہ اصغری خانم صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب سولنگی (والدہ محترم خلیل احمد سولنگی صاحب شہید 28 مئی 2010ء) آج کل شدید بیمار ہیں۔ گوجرانوالہ سے لاہور لایا گیا ہے اور عمر ہسپتال جیل روڈ لاہور میں داخل ہیں جسم کا نصف حصہ کام نہیں کر رہا۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نابینا افراد کے کام آئیں

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنکھوں کی نعمت جن لوگوں کو ملی ہے انہیں اس کا ہمہ وقت شکر گزار ہونا چاہئے۔ اس عطیہ خداوندی کا شکر گزار ہونے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بینائی سے محروم افراد کی قدر کریں۔ ان کے زیادہ سے زیادہ کام آئیں۔ ان کو راستہ دکھائیں اور ان کو منزل تک پہنچائیں۔ اگر کوئی نابینا فارغ ہو اور اس معذوری کی وجہ سے احساس کمتری کا شکار ہو تو اسے اس معاشرے کا مفید وجود بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اگر کوئی ہنر سکھانے کے قابل ہوں تو ان کو ضرور سکھائیں، بصورت دیگر مجلس نابینا خلافت لائبریری ربوہ سے رابطہ کروائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس خدمت کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(صدر مجلس نابینا)

درخواست دعا

محترم ڈاکٹر میجر یحییٰ سعود صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب سی ایم ایچ بہاولپور میں داخل ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سوئمنگ پول کی شفٹس

اطفال، خدام اور انصار کیلئے ربوہ سوئمنگ پول مورخہ 4 جون 2012ء سے درج ذیل اوقات میں کھلے گا۔ احباب سے بھرپور استفادہ کی درخواست ہے۔

☆**شفٹ A**: 5 بجے صبح تا 5:45 بجے صبح

☆**شفٹ B**: 5:30 بجے تا 6:15 (برائے اطفال)

☆**شفٹ C**: 6:15 بجے تا 7 بجے شام

☆**نائٹ شفٹ**: 8:45 بجے رات تا 9:30 بجے رات (صرف خدام اور انصار کیلئے)

کیمپ: مورخہ 9 جون 2012ء سے ایک ماہ کیلئے ٹریننگ کیمپ کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ ٹریننگ کیمپ میں شمولیت کیلئے ممبر شپ حاصل کرنا ضروری ہوگی۔ اوقات: **صبح 5:45 تا 6:45**

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مستحق طلباء کی امداد

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

جس طرح ہماری جماعت دوسرے کاموں کے لئے چندہ کرتی ہے اسی طرح ہر گاؤں میں اس کیلئے کچھ چندہ جمع کرلیا جائے۔ جس سے اس گاؤں کے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونے والے لڑکے یا لڑکوں کو وظیفہ دیا جائے اس طرح کوشش کی جائے کہ ہر گاؤں میں دو تین طالب علم اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔

(30/اکتوبر 1945ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم کے تحت حضرت مصلح موعودؓ کی اس خواہش کی تکمیل کیلئے نگران امداد طلبہ کا شعبہ اس نیک اور مفید کام میں مصروف ہے۔ اور سینکڑوں غریب طلبہ اس شعبہ کے تعاون سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ امداد طلبہ کا یہ شعبہ اس تعاون کو آمد ہونے کے ساتھ ہی بہتر طور پر ممکن بنا سکتا ہے۔ لیکن اس کی آمد اس وقت بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ طلباء کی کتب، یونیفارم اور مقالہ جات کیلئے رقم کی فوری ضرورت ہے۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس

3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات

5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ

2۔ کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کا اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد "امداد طلبہ" میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

احمدی مصنفین رابطہ کریں

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

"ریسرچ سیل" ایسی تمام کتب/اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام:
ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت:
ناشر/طابع: تعداد صفحات: زبان: موضوع:

برائے رابطہ نمبرز:

انچارج ریسرچ سیل پی او باکس 14 ربوہ پاکستان

فون نمبرز آفس: 0092476214953

رہائش 0476214313

موبائل 03344290902

فیکس نمبر: 0092476211943

ای میل research.cell@saapk.org

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید و فروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کرلیں۔

صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

عجائبات عالم

ویسٹ منسٹر ایبے

لندن کا مشہور و معروف شاہی گرجا

برطانیہ کے دارالحکومت لندن میں واقع مشہور گرجا ویسٹ منسٹر ایبے ہے۔ جہاں شاہ انگلستان اور ملکہ برطانیہ کی تاجپوشی کی رسم انجام پاتی ہے۔ اس کے نام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پہلے رومن کیتھولک راہبوں کی ایک خانقاہ تھی۔ چنانچہ اسی مناسبت سے ساتویں صدی عیسوی میں اس جگہ ایک رومن کیتھولک گرجا گھر بھی موجود تھا جو پوپ بنی ڈیکٹ (Pop Benedict) کے عہد میں تعمیر ہوا تھا اور ''ایڈورڈ دی کنفیسر'' (Edward the Confessor) نے اس پر زر کثیر صرف کیا تھا۔

اس گرجا کی تجدید شاہ ہنری سوم کے وقت ہوئی۔ اس کے بعد شاہ ایڈورڈ سوم، شاہ رچرڈ دوم، شاہ رچرڈ سوم اور شاہ ہنری ہفتم نے بھی اس میں کچھ اضافے کئے۔ شاہ ہنری ہفتم کا اصل عمارت پر عموداً تعمیر کیا ہوا حصہ ہنری چیپل کہلاتا ہے اور یہ ایک نہایت خوبصورت دالان ہے۔ مغربی مینار اور پیشانی سینٹ پال کے مشہور انجینئروں کی تعمیر کردہ ہیں۔

یہ شاہی گرجا ہے اگرچہ سینٹ پال انگلستان کا سب سے بڑا گرجا ہے۔ تاہم ویسٹ منسٹر ایبے کی اہمیت اس سے کم نہیں۔ انگلینڈ کے بڑے بڑے قدیم شہنشاہ اور بادشاہ اسی جگہ مدفون ہیں اور اس کے علاوہ بیشمار نامور ہستیوں کی یادگاریں بھی اسی جگہ نصب ہیں۔ یہ گرجا ویسٹ منسٹر کیتھیڈرل سے مختلف ہے جو اس وقت تک بھی رومن کیتھولک آرچ بشپ کا مسکن ہے اس کی تکمیل 1895ء اور 1915ء کے درمیان ہوئی اور اس کا نقشہ ایک انجینئر بنٹلے (Buntley) نے بنایا۔ یہ عمارت سرخ اینٹوں سے تعمیر ہوئی ہے اور اس کا طرز تعمیر عربی ہے۔ گنبد 283 فٹ اونچا ہے اور اندر بیل بوٹے اور نقش و نگار بکثرت ہیں۔

ویسٹ منسٹر ایبے میں جو آخری بادشاہ دفن ہوا وہ ملکہ الزبتھ دوم کا باپ شاہ جارج ششم تھا۔ جسے 15 فروری 1952ء کو یہاں سپرد خاک کیا گیا۔ 2 جون 1953ء کو ملکہ الزبتھ دوم کی باقاعدہ رسم تاجپوشی اور تخت نشینی بھی یہیں انجام پائی۔ ویسٹ منسٹر ایبے گاتھ (Goth) طرز تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے۔ یہ عمارت ولیم اول سے لے کر تمام انگریزی بادشاہوں کی تاجپوشی کا مقام رہا ہے۔ اس کے جنوبی بازو میں گوشہ شعراء ہے جس میں عظیم انگریز شاعروں کے مقبرے ہیں۔

خبریں

شدید گرمی اور بدترین لوڈ شیڈنگ سے عوام بے حال

ملک میں جاری شدید گرمی کی لہر اور اوپر سے غیر اعلانیہ اور بدترین طویل لوڈ شیڈنگ نے عوام کو بے حال کر دیا۔ عوام راتیں جاگ کر گزارنے پر مجبور ہو گئی جس کے باعث صبح کام پر جانے میں بھی دشواری کا سامنا۔ لوڈ شیڈنگ کے باعث ربوہ سمیت ملک کے اکثر شہروں میں پینے کا پانی بھی نایاب ہو گیا جس سے عوام کی مشکلات میں مزید اضافہ ہو گیا۔

ذہنی دباؤ کا شکار طلباء زیادہ وقت انٹرنیٹ پر گزارتے ہیں

امریکہ میں ذہنی دباؤ کا شکار طلباء اپنا زیادہ وقت انٹرنیٹ پر بات چیت کرنے اور دوسروں سے فائلوں کا تبادلہ کرنے میں گزارتے ہیں۔ امریکہ میں حالیہ تحقیق میں کالج کے 216 ذہنی دباؤ کے شکار طلباء کا مشاہدہ کیا گیا۔ انہیں دوسرے طلباء سے مختلف طریقے سے انٹرنیٹ استعمال کرتے پایا گیا جس میں ان طلباء کا انٹرنیٹ پر اپنے دوسرے دوستوں کے ساتھ گپ شپ لگانا اور فائلوں کا تبادلہ کرنا شامل تھا۔ میسوری یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے اسسٹنٹ پروفیسر اور تحقیق کے سربراہ سری رام چیلاپن نے بتایا کہ تحقیق سے بہت دلچسپ اور اہم نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ سری رام چیلاپن اور ان کے ساتھی اس نتیجہ پر پہنچے کہ کس طرح ذہنی دباؤ اور انٹرنیٹ کا استعمال ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتا ہے۔ بعض تحقیق کاروں نے بے جا انٹرنیٹ کے استعمال کو بھی ذہنی دباؤ کا باعث قرار دیا ہے اور واضح کیا ہے کہ انٹرنیٹ کے استعمال سے ذہنی دباؤ کا شکار افراد اپنی ذہنی استعداد کو بھی متاثر ہونے سے نہیں روک سکتے۔

کمر اور قد کے تناسب سے موٹاپے کا اندازہ

لندن میں سائنسدانوں نے کمر اور قد کے تناسب سے موٹاپے کا اندازہ لگانے کی تلقین کرتے ہوئے کہا ہے کہ دبلے پتلے افراد کو یہ دیکھنا چاہئے کہ ان کی کمر ان کے قد سے نصف سے زیادہ تو نہیں ہے اگر کمر قد کے مقابلے میں نصف سے زیادہ ہو تو اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ آپ موٹے ہیں، دی مرر میں شائع ہونے والی رپورٹ میں یہ بات بتائی گئی۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ موٹاپے کی جانب مائل اور موٹاپے کے شکار لوگوں کی عمر کم ہوتی ہے۔

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ریاض احمد ساہی صاحب ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بعارضہ شوگر، بلڈ پریشر اور گردوں کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب یکم جون

طلوع فجر	3:34
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	7:11

راحت جان
تبخیر معدہ، گیس کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

سکول فرنیچر برائے فروخت
شیشم کی لکڑی کا بہترین پالش کیا ہوا سکول فرنیچر دو سو عدد کرسیاں اور ایک سو ڈیسک تیار ہیں خریدنے کے خواہشمند احباب رابطہ کریں۔
047 6211624, 03336706895

Woodsy... Chiniot
Furniture®
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

MULTICOLOR
INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 92-321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorintl.com

FR-10

گل احمد 2012ء اور کاٹن ولان کی فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ 0092-47-6212310

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ربوہ میں پہلا مکمل کولیکشن سینٹر
سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر
SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروفِ عمل
100% معیاری رزلٹ
☆ اب اہلیان ربوہ کو خون پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں، ہپاٹائٹس، PCR، آپریشن سے نکلنے والی BIOPSY کے ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں اور یہاں سے ہی آن لائن کمپیوٹرائزڈ رپورٹس حاصل کریں۔ ☆ روٹین ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر کروا کے دئے جاتے ہیں۔ آج جمع کروائیں اگلے دن رپورٹ حاصل کریں۔
☆ عورتوں میں پائے جانے والے دوسرے بڑے کینسر (خاموش قاتل) سروائیکل کینسر کی تشخیص بذریعہ PCR جینوٹائپنگ۔
☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلے میں ریٹ 40% تک کم۔ ☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% تک خصوصی رعایت۔
☆ EFU- آدم جی، اسٹیٹ لائف انشورنس رکھنے والے احباب کیلئے مزید خصوصی رعایت
☆ جو مریض لیبارٹری میں نہ آسکتے ہوں اُن کیلئے ایک فون کال پر گھر سے سیمپل لینے کی سہولت
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔
Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829
پتہ: نظام مارکیٹ نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ